شاہد حسین رزاقی

تاثرات

جنوب مشرقی ایشیا میں کمونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں اور جنگی کامیابیوں نے امن، آزادی اور جمہوریت کے لیے شدید خطرات پیدا کر دیے ہیں۔ چونکہ کمونزم ایک ایسی تحریک ہے جو انتشار اور بدامنی کی حالت میں پھیلتی ہے اور کمونزم کے علمبردار حصولِ مقصد کے لیے ہر قسم کے تخریبی حربے استعمال کرتے ہیں اس لیے چین میں کمونسٹوں کے برسرِ اقتدار آنے کے ساتھ ہی جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک میں امن و امان کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا تھا۔ چنانچہ ان خطرات کے انسداد کے لیے جمہوریت پسند ممالک نے سیٹو اور آنزوس جیسی دفاعی تنظیمیں قائم کیں۔ اور کئی ممالک اپنی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لیے کولمبو کے تعمیری منصوبہ میں بھی شامل ہو گئے لیکن کمونسٹوں کی تخریبی سرگرمیاں جاری رہیں۔ چنانچہ پہلے تو کوریا میدانِ جنگ بنا۔ پھر ہند چینی کشمکش کا مرکز بن گیا اور ویٹ نام کی تقسیم سے کمونسٹوں کے قدم مضبوط ہو گئے۔ اور اب لاؤس میں بدامنی اور انتشار نے نئی مشکلات اور دوسرے ممالک کے لیے خطرات پیدا کر دیے ہیں۔

۱۹۴۹ء میں جب فرانس نے لاؤس کو مشروط آزادی دی تو سوانا پھوما نے اعتدال پسند حکومت قائم کی۔ لیکن اس کے بھائی سوپھانووانگ نے شمالی علاقہ میں پاتھٹ لاؤ کے نام سے ایک انتہا پسند اور چھاپہ مار تنظیم قائم کر لی جس کو ویٹ نام کے کمونسٹوں کی براہِ راست امداد حاصل تھی۔ ان چھاپہ مار دستوں کی سرگرمیاں اتنی بڑھ گئیں کہ ہند چینی میں جنگ ختم کرنے کے لیے جب جنیوا کانفرنس ہوئی تو لاؤس کی دو علاقوں میں حد بندی کرنی پڑی اور اس ملک کو متحد رکھنے کے لیے ایک بین الاقوامی کمیشن مقرر کر دیا گیا۔ لاؤس کو مکمل آزادی ملنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں سوانا پھوما نے سوپھانووانگ سے سمجھوتا کر لیا اور پورے ملک کے لیے مخلوط حکومت قائم کی گئی جس کا وزیر اعظم سوانا پھوما تھا۔ لیکن کمونسٹوں کی تخریبی سرگرمیاں کچھ دنوں کے بعد پھر شروع ہو گئیں۔ آخر کار جمہوریت پسند برسرِ اقتدار آئے اور کمونسٹوں کے خلاف سخت پالیسی اختیار کی۔ سوپھانووانگ کے چھاپہ مار دستے پہاڑوں میں روپوش ہو گئے اور گوریلا جنگ ہونے لگی۔ اگست ۱۹۶۰ء میں ایک فضائی دستے کے کمانڈر کانگ لی نے حکومت پر قبضہ کر کے سوانا پھوما کو پھر وزیر اعظم بنایا لیکن تین مہینے کے بعد کمونسٹوں کے مخالف جنرل پھومی نوساوان نے حکومت پر قبضہ کر لیا اور کانگ لی اور پاتھٹ لاؤ کے

دستوں کو پھر پہاڑوں میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔

امریکہ نے جنرل بھومی کی تائید کی۔ روس کمیونسٹ باغیوں کے لیے کثیر مقدار میں اسلحہ فراہم کرنے لگا۔ اور ویٹ من کی فوجیں بھی پاتھٹ لاؤ کی امداد کے لیے لاؤس میں داخل ہو گئیں۔ اس طرح لاؤس اشتمالیت اور جمہوریت کے حامیوں کا میدان جنگ بن گیا۔ اور عالمی امن کے لیے خطرہ بڑھنے لگا۔ اس خطرہ کو روکنے کے لیے برطانیہ نے جنگ بندی کی تجویز پیش کی جس کو روس نے آخر کار منظور کر لیا۔ چنانچہ دہلی میں بین الاقوامی کمیشن کا اجلاس ہوا اور لاؤس کے مسائل کو حل کرنے کے لیے جنیوا میں ایک اور کانفرنس منعقد کی گئی۔ ۱۴ قوموں کی اس کانفرنس میں لاؤس کی نمائندگی تین عناصر کر رہے ہیں۔ جمہوریت کے حامی، اشتمالیت کے حامی اور غیر جانبداری کی حمایت کرنے والے اعتدال پسند۔ لیکن پہلی جنیوا کانفرنس کے برعکس اس کانفرنس میں کمیونسٹوں کا موقف بہت مضبوط ہو گیا ہے۔ جب پہلی کانفرنس ہوئی تو پاتھٹ لاؤ کا اثر شمال میں ایک محدود سے علاقے پر تھا۔ لیکن اب وہ ملک کے ایک بڑے حصے پر قابض ہے۔ اور اس کو کمیونسٹ ممالک کی مکمل تائید حاصل ہے۔ اس کے برعکس جمہوریت کے حامی یہ محسوس کرتے ہیں کہ امریکہ اپنی پالیسی میں اس یکسوئی اور عزم و استقلال سے کام نہیں لیتا جو روس کی پالیسی کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے۔

لاؤس میں کمیونزم کے استحکام سے جنوبی ویٹ نام کے لیے فوری خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اور کمبوڈیا اور تھائی لینڈ بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ ہندی چین میں کمیونزم کے فروغ سے ملایا کے لیے بھی شدید مشکلات پیدا ہو جائیں گی جس نے بڑی جدوجہد کے بعد کمیونسٹوں پر قابو پایا ہے اور انڈونیشیا میں بھی کمیونسٹوں کے حوصلے بہت بڑھ جائیں گے جہاں سوکارنو نے اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لیے اسلام اور جمہوریت کی حامی جماعتوں کے خلاف کمیونسٹوں کا تعاون حاصل کیا ہے۔ یہ صورت امن، آزادی اور جمہوریت کے لیے انتہائی خطرناک ہوگی۔ اور اس سے محفوظ رہنے کی صورت صرف یہی ہے کہ امریکہ اپنی خارجہ پالیسی میں عزم و استحکام اور یکسوئی پیدا کرے۔ دوست اور غیر دوست ممالک میں ضروری امتیاز کو ملحوظ رکھے اور حلیف ممالک کے خارجی تنازعات کو نظر انداز کرنے کے بجائے ان کو حل کرنے میں اپنے اثرات سے کام لے کر ان ممالک کے عوام کا اعتماد حاصل کرے۔ موجودہ دور میں امریکہ آزادی اور جمہوریت کا سب سے بڑا محافظ ہے اور اس سے بجا طور پر یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ امن و امان اور انسانی حقوق کے تحفظ و احترام کے لیے زیادہ واضح، موثر اور اعتماد آفریں پالیسی اختیار کرے گا۔